ہندوستانی فن تعمیر

سبق نمبر	سبق کا عنوان	مقاصد	سرگرمی
13	ہندوستانی فن تعمیر	• اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ: • ہندوستانی فن تعمیر اور فن مجسمہ سازی کی مختلف ادوار میں اہم خصوصیات اور مختلف طرسوزوں کی شناخت کرسکیں گے؛ • گزشتہ ادوار میں ہندوستانی فن تعمیر کے ارتقاء کا پتہ لگا سکیں گے؛ • ہندوستانی فن تعمیر میں جین مت اور بودھ مت کے اشتراک کی پہچان کرسکیں گے؛ • ہندوستان میں مندر فن تعمیر کے پھلنے پھولنے میں گپت پلّو اور چول راجاؤں کے رول کو سمجھ سکیں گے؛ • وسطی عہد کے فن تعمیر کو متاثر کرنے والے مختلف تاثرات کی شناخت کرسکیں گے؛ • نوآبادیاتی نظام کے تحت فن تعمیر کے اہم اندازوں کو واضح کرسکیں گے؛	اپنے والدین اور استاد، یا اپنے خاندان یا پڑوس کے دوسرے بزرگوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعہ اس سبق کو سمجھنا

تعارف

بعض اوقات اس حقیقت کا اعادہ کرنا انتہائی اہم ہوتا ہے کہ ہمارا تعلق اس تہذیب سے ہے جو کم سے کم 4,500 برسوں پر پھیلی ہوئی ہے اور جس نے ہماری زندگیوں اور سماج سے جڑی ہر چیز پر اپنا اثر چھوڑا ہے۔ ذرا تصور کیجیے کہ یونیسکو نے دنیا بھر سے 830 عالمی ورثہ مقامات کو درج فہرست کیا ہے جن میں سے 30 ہندوستان میں ہیں۔

فن تعمیری کی اشکال اور تعمیراتی تفصیلات

- ہڑپائی تہذیب
- رہائشی مکانات
- ستون دار ہال
- عوامی حمام (موہنجوداڑو)

قصبات منصوبہ بند طور پر بنائے گئے تھے۔ دیوار بند شہر تھے، کیچڑ کی پکی ہوئی اینٹوں کا استعمال کیا جاتا تھا، مستطیل جنگلے ہوتے تھے، ستون دار ہال، آنگن، برآمدے، بڑا حمام، دیوار بندی، بندرگاہ پانی کی نکاسی کا نظام، مجسمہ سازی اور دستکاری سے واقفیت۔

2۔ مابعد ہڑپائی دور:

چول: دراوڑ، تنجاور کا برہادیشو، مندر

پلو: کیلاش مندر

اشتراکت: ویوکنٹھ پیرومل مندر، کانچی پورم اور رتھ مندر مہابلی پورم

مشرقی گنگائی حکمراں: کونارک کا سوریہ مندر جو 12 پہیوں کے رتھ کی شکل میں ہے۔

لنگ راج مندر (بھونیشور)

مکتشور مندر (بھونیشور)

جگن ناتھ مندر (پوری)

گپت حکمراں: آغاز میں الگ تھلگ نظر آنے والے ہندو مندر جن میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں رکھنے کے لیے مرکزی زیارت گاہ ہوتی تھی۔

دش اوتار مندر

دیوگڑھ کا مندر (جھانسی) اور بھتری گاؤں (کانپور)

موریائی دور: فارسی اور یونانی اثر، سجاوٹ اور فن تعمیر پر

ہندوستانی فن تعمیر میں ایک اہم مرحلہ کا آغاز

میگاستھنیز نے فن تعمیر کی کامیابیوں کو بیان کیا ہے۔

پتھریلے ستون جن پر دھرم کے اصول وضوابط کندہ ہیں۔

سارناتھ کا سر شیر

سانچی اور سارناتھ کے اسٹوپ موریائی فن تعمیر کی یادگاریں ہیں۔

کچھ دوسرے مشہور مندر: سومناتھ (گجرات)

وشوناتھ: بنارس

گووند مندر: (متھرا)

کاکھیا مندر (گوہاٹی)

شنکراچاریہ مندر (کشمیر)

کالی مندر کولیگھاٹ (کلکتہ)

بودھ فن تعمیر: چکنی مٹی کے بھاری بلاکوں کے استوپ جن کی پکی ہوئی چھوٹی اینٹوں کے ذریعہ مہارت کے ساتھ چنائی کی گئی ہے۔ اس طرح کے استوپ لمبنی، سارناتھ، گیا (بودھ شجر) خوشی نگر (مہاپری نروانی) ہیں۔

جین فن تعمیر: خانقاہیں (وہار)

اجتماعی پوجا کے ہال

سولنکی حکمراں: دلوارہ مندر ماؤنٹ آبو

3۔ غار کی بناوٹ

اجنتا ایلورا کے غار (مہاراشٹر)

اودے گیری غار (اڑیسہ)

(بودھ وہار، چیتا منڈیوں اور ہندو دیوی دیوتاؤں کے ستون دار مندروں پر مشتمل

4۔ چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے مندر:

بھاری چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے مندر:

ایلورا کا کیلاش مندر

مہابلی پورم کا رتھ مندر

کورلی کا چیتیہ مندر

فن تعمیر کی طرز

ڈراوڈ: ومان یا شیکھر بلند دیواریں صدر دروازے پر گوپورم

ناگرا: شکھر (گھماؤدار چھتیں) گر بھ گرہ اور منڈپ (ستون دار ہال)

فن تعمیر کے مختلف مکاتب فکر

آرٹ کا مکتب فکر	طرز	استعمال کردہ مواد
گندھار	یونانی اور ہندوستانی فن تعمیر	پتھر ٹیراکوٹا سمینٹ، ثروت مند آرائشی وضع قطع، پردے
متھرا	دیسی	سرخ پتھر
امراؤتی	دیسی	منقش خدوخال تراشی ہوئی لوحس اور سجاوٹی پینل

وسطی عہد کا فن تعمیر

حکمراں	طرز	یادگار عمارتیں
ترکی حکمراں	دیسی اور فارسی، عربی اور سطی ایشیائی طرز کا امتزاج گنبد، محرابیں اور مینار)	1۔ دہلی میں قوۃ الاسلام مسجد 2۔ دہلی میں قطب مینار 3۔ دہلی میں الٰہی دروازہ 4۔حوض خاص (ایک ہائڈرولک ڈھانچہ) 5۔محمد بن تغلق کا مقبرہ 6۔ فیروز شاہ کا مقبرہ 7۔تغلق آباد کے قلعے
افغانی حکمراں	گنبد، محرابیں اور مینار	1۔ دہلی میں ابراہم لودھی کا مقبرہ 2۔ سہسرام میں شیر شاہ کا مقبرہ 3۔ گول گنبد
وجے نگر حکمراں	سنگ مرمر	ہامپی میں وٹھل سوامی مندر اور ہزار رام مندر
مغل حکمراں (اکبر)	ایران، شام اور ترکی اور جنوبی ہند کی ملی جلی طرز 1۔ صدر دروازے کے ساتھ سرخ پتھروں کا استعمال پارکوں سے گھرے ہوئے مقبرے 2۔ ایرانی اور ہندوستان عناصر کا امتزاج	1۔گلبرگ مسجد 2۔ چھت دار صحن 1۔ ہمایو کا مقبرہ 2۔ آگرہ کا قلعہ اور فتح پور سیکری 3۔ بلند دروازہ (سیکری) 4۔سلیم چشتی کا مقبرہ 5۔ جودھا بائی کا محل 6۔عبادت خانہ 7۔ بربلی کا گھر۔
جہانگیر	سنگ مرمر	1۔ اکبر کا مقبرہ 2۔اعتماد الدولہ کا مقبرہ
شاہ جہاں	سجاوٹی کام (جسے منقش کام کہا جاتا تھا) 2۔محراب اور مینار	1۔لال قلعہ 2۔ جامع مسجد 3۔تاج محل

فن تعمیر کے مختلف مکاتب فکر

نوآبادیت	طرز	عمارتیں
یوروپی ورتگالی	یونانی اور ہندوستانی فن تعمیر	چرچ، باسیلیکا بوم جسیس چرچ گوا سینٹ فرانسس چرچ
برطانوی	1۔ یونانی اور رومن 2۔ لیٹن فن تعمیر چھجھوں اور جالیوں کا استعمال	ستون دار عمارتیں، پارلیمنٹ ہاؤس، کناٹ پلیس راشٹر پتی بھون، رائٹرز بلڈنگ، کولکاتہ، سینٹ پال کتھیڈرل، وکٹوریہ میموریل ریلوے، اسٹیشن ممبئی

دور جدید

1947ء میں آزادی کے بعد اس عمارتوں کی زیادہ عصری شکل نظر آتی ہے۔ چندی گڑھ میں عمارتوں کا ڈیزائن فرانسیسی معمار کوربزئیر نے تیار کیا تھا۔ دہلی میں آسٹریائی ماہر فن تعمیر نے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر کی عمارت کو ڈیزائن تیار کیا جہاں دنیا بھر کے مشہور دانشوروں کی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں اور حال ہی میں انڈیا ہیبی ٹیٹ سینٹر کی عمارت کا تعمیر ہوئی یہاں بھی راجدھانی کی دانشورانہ سرگرمیاں منعقد ہوتی ہیں۔

گزشتہ چند دہائیوں میں کئی باصلاحیت ہندوستانی ماہرین فن تعمیر سامنے آئے ہیں ان میں سے کچھ نے دہلی میں اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکٹکچر سے تربیت حاصل کی۔ راج راول اور چارلس کوریا ماہر فن تعمیر کی نئی نسل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ راج روال نے دہلی میں ''اسکوپ'' کمپلیکس اور جواہر ویاپار بھون کے ڈیزائن تیار کیے انھیں دیسی موادوں مثلاً ریتیلے پتھروں کا استعمال کرنے پر فخر ہے اور ان کی ڈیزائن کردہ عمارتوں میں روم کے پلازہ کی طرح سیڑھیاں اور کھلی جگہیں نظر آتی ہیں۔ اس کی ایک مثال دہلی میں سی آئی ای ٹی کی عمارت ہے۔ چارلس کوریا نے کناٹ پلیس میں ایل آئی سی کی عمارت کا ڈیزائن تیار کیا۔ وہ انتہائی بلند عمارتوں میں سامنے کی طرف روشنی کو منعکس کرنے کے لیے شیشوں کا استعمال کرتے ہیں اور اس سے عمارت کی انتہائی بلندی کا بھی احساس ہوتا ہے۔

بڑے شہراوران میں فن تعمیر کے اہم نمونے

چنئی: ہائی کورٹ بلڈنگ، آئس ہاؤس، سینٹ جان چرچ، جنرل پوسٹ آفس

کولکاتہ: ہگلی ندی پر ہاوڑہ برج، ماربل پیلس، فورٹ ولیم، وکٹوریہ میموریل ہال، ایڈین گارڈن اسٹیڈیم، رائٹرز بلڈنگ

ممبئی: وکٹوریہ گوتھک طرز پر: سیکریٹریٹ کونسل ہال، انفنسٹن کالج، وکٹوریہ ٹرمنس (چھترپتی شیواجی ٹرمنل)، گیٹ وے آف انڈیا

دہلی: 7 شہروں کا مجموعہ، برطانوی حکومت نے 1911 میں اپنی راجدھانی دہلی میں منتقل کی۔

نمبر	شہر کا نام	بنانے والا بادشاہ
1۔	اندر پرستھ	یدھشٹر
2۔	لال کوٹ	انگ پال توم
3۔	مہرولی	پرتھوی راج چوہان
4۔	سری	علاء الدین خلجی
5۔	جہاں پناہ	محی الدین تغلق
6۔	تغلق آباد	غیاث الدین تغلق
7۔	فیروز آباد	فیروز شاہ تغلق
8۔	دین پناہ	ہمایوں
9۔	شاہ جہاں آباد	شاہ جہاں

دہلی کی عمارتیں

انڈیا گیٹ، دی وائسرائے ہاؤس (اب پارلیمنٹ ہاؤس) اور نارتھ اور ساؤتھ بلاک، کناٹ پلیس، میٹرو، ایر پورٹ، میوزیم، تمام ملکوں کے سفارت خانے اور ہائی کمیشن، لال قلعہ، قطب مینار وغیرہ۔

دہلی کی عمارتیں

دہلی کم سے کم 24 صوفیوں کا وطن تھا۔ ان میں سے کچھ مشہور نام ہیں۔

قطب الدین بختیار کاکی ۔مہرولی

نظام الدین اولیا۔نظام الدین

شیخ نصیرالدین محمود۔ چراغ دہلی

امیر خسرو۔عظیم شاعر اور دانشور

اپنا تجزیہ کریں:

سوال: ہڑپائی تہذیب کے فن تعمیر کے طرز کے بارے میں بتائیے۔

سوال: ہندوستان میں مندرسازی میں گپت ، پلو اور چول حکمرانوں کے اشتراک کی وضاحت کیجیے۔

سوال: ہندوستان میں کن مختلف انداز کے فن تعمیر اور مجسمہ سازی موجود ہیں؟

سوال: بودھ مت اور جین مت نے ہندوستان کے فن تعمیر کے فروغ میں اپنا اشتراکیت کیا۔تبادلۂ خیال کیجیے۔